مانن مذہبی آزادی اور شہری حقوق سے محروم تھے مسلمانان پنجاب کو کس طرح نجات دلائی۔ اگر تم ان کے جذبۂ جہاد اور ان کی جانبازی کا اندازہ کرنا چاہتے ہو تو ڈاکٹر ہنٹر کی اس روایت کو بغور دیکھو۔

صوبہ متحدہ کے ایک انگریز کارخانہ دار نیل کا بیان ہے کہ جس طرح اس کے ہندو ملازم اپنے بزرگوں (بزرگھوں) کی شرادھ کے لئے چھٹی مانگتے تھے اسی طرح مسلمان ملازم یہ کہکر چند ہ کی رخصت لے لیتے تھے کہ انھیں فریضۂ جہاد کے ادا کرنے کے لئے مجاہدین کے ساتھ شریک ہونا ہے۔ (انڈین مسلمانز)

مسلمانو آج اگر تم میں یہ دنیا کی الفت اور موت سے خوف کا بزدلانہ جذبہ نہ ہوتا تو تم بھی بہت پہلے اپنے آپ کو آزاد اور باعزت دیکھتے دنیا کی تمام قومیں تم سے خوف کھاتیں اور کسی کی مجال نہ ہوتی کہ تم پر حملہ کے کیا معنیٰ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے لیکن وائے برحال مسلم کہ آج اس کو دنیا داری اور دنیا کے مال ومتاع کی محبت اور موت کے خوف نے اسقدر اپاہج اور نکما بنا دیا ہے کہ اس میں سوائے بلند بانگ دعووں اور دھواں دھار تقریروں کے عملی کام کا چیکار رہا ہی نہیں جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہر جگہ مسلمان تباہ و برباد ہو رہے ہیں اور دوسری قومیں ان پر بری طرح ظلم وستم کر رہی ہیں۔

پس اے مسلمانو اگر تم چاہتے ہو کہ پھر دنیا میں سربلند اور با اقبال ہو کر رہو اور عالم میں ہر طرف تمہاری ہی دھوم ہو اور تمہاری کھوئی ہوئی ترقی وعزت عود کر آئے تو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں جیسا جذبۂ جہاد اور موت سے بے ڈری اپنے اندر پیدا کرو اور دنیا کی الفت ومحبت اور موت سے بھاگنے کے بزدلانہ اور ذلت آمیز جذبے کو دل سے نکالکر احساسِ عمل کو جگہ دو۔

منکرین حدیث کی قرآن دانی

رسالہ "شانِ حدیث" کا ایک صفحہ

(از جناب مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

"منکرین حدیث" اور بلفظ دیگر "اہل قرآن" جو عالم وعامل بالقرآن ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں اور (بزعم خود) قرآن کے سوا حدیث وسنت کو بے کار وبے اصل سمجھتے ہیں انھوں نے اسلام اور مسلمانوں میں اختلاف اور فتنہ کا ایک نیا دروازہ کھولکر اسلام کے مٹانے اور مسلمانوں کی دنیا وعاقبت تباہ کرنے پر کمر باندھی ہے۔ ان کی اور خرابیوں کا ذکر اس وقت نہیں کیا جاتا صرف ان کی "قرآن دانی" اور "مہارت فی القرآن" کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان کے شر و فتنہ سے بچیں۔ پس ملاحظہ ہو

عــــه مولانا موصوف نے منکرین حدیث کے رد میں ایک کتاب اسی نام سے لکھی ہے ابھی وہ چھپی نہیں ہے۔ اسی کتاب کا یہ ایک ٹکڑا ہے جو مولانا نے ہمارے پاس اشاعت کیلئے بھیجا ہے ہم شکریہ کے ساتھ اسے شائع کر رہے ہیں۔ (محدث)

عبارت غیر صحیحہ نوشتہ منکر حدیث	عبارت صحیحہ در قرآن مجید
واذ اخذ اللہ میثاق الذین للناس ولا یکتمونہ (یہ منکر حدیث کیوں ہوا ص۱۳)	وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ (آل عمران)
ولا تحسبن الذین یفرحوا بما اتو" (بحوالہ مذکور)	لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا (آل عمران)
ترجی من تشاء سھن (کتاب مذکور ص۳)	تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ (سورہ احزاب)
افلا یتدبرون القران۔ ام علی قلوبھم اقفالھا (کتاب مذکور ص۵)	أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (سورہ محمد)
رب الشرح لی صدری ویسرلی امری (کتاب مذکور ص۶)	رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي (طٰہٰ)
یا ایھا المدثر قم اللیل الا قلیلا (کتاب مذکور ص۲)	يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (مزمل)
ولا یقیم یوم القیامۃ وزنا (کتاب مذکور ص۲۹ سطر ۲۷ و ۲۹)	فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ (سورۃ الکہف)
اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس (ریحان القرآن ص۲)	اللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ (سورہ حج۔ رکوع اخیر)
کتابا احکمت ایاتہ ثم فصلت من الدن حکیم خبیر (ریحان القرآن ص۳)	كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ (سورہ ہود)
وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم (کتاب مذکور ص۳)	وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (سورہ نساء)
یوصی کم اللہ فی اولادکم (حوالہ مذکور ص۵۱)	يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ (نساء)
ربی شرح لی صدری (ایضاً ص۶۵)	رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي (طٰہٰ)
القی الشیطن فی امنیہ (ایضاً ص۶۶)	أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ (سورہ حج)
ومناۃ الثالثتہ الاخر (ایضاً ص۶۶)	وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ (النجم)
ثم عفونا عنکم لعلکم تشکرون۔ (ایضاً ص۶۷)	ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورہ بقرہ)
اولئک کل الانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغفلون وللہ الاسماء الحسنی فدعوہ بھا (ریحان ص۹۲)	أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا (سورۃ الاعراف)

ان الظن لا یغنی عن الحق شیئا (مطالعہ حدیث ۔)	اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (سورہ یونس رکوع ۴ و سورہ النجم ۔)
وابصارھم غشاوۃ (مطالعہ حدیث ۱۵)	وَعَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ (بقرہ)
لیس البران تولو وجوھکم قبل المشرق و المغرب ولکن البر من اٰمن باللہ وعمل صالحا (مطالعہ حدیث ۳۵)	لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ الآیۃ (بقرہ)۔

اللہ اکبر! یہ منکرین حدیث کس قدر بیباک ہیں کہ آیات قرآنی میں اس قدر تصرف کرتے اور انکل پچو ہیر پھیر کر کے کچھ کا کچھ لکھدیتے ہیں۔ اس اخیر آیت میں پوری آیت بھر میں وعمل صالحا کا لفظ آیا ہی نہیں ہے لیکن لکھ مارا۔
واضح ہو کہ الفاظ و عبارت میں گھٹانے بڑھانے تغیر و تبدل کرنے اور اعراب و حرکات کے بدلنے اور پھیر پھار کرنے سے کلام میں تین چار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) کلام کے معنی بدل جاتے ہیں جس سے مقصود اور کا اور ہو جاتا ہے۔
(۲) کلام کا معنی ناقص و ناتمام ہو جاتا ہے۔
(۳) کلام مہمل اور بے معنی ہو جاتا ہے۔
(۴) کلام میں معنی کی زیادتی ہو جاتی ہے جو اصل کلام میں نہیں تھی۔

جو نمونہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس میں یہ سب خرابیاں موجود ہیں۔ ان منکرین حدیث کی اس قسم کی تحریریں بلکہ تحریفیں دیکھکر دل کانپ جاتا ہے۔ اور سخت تعجب ہوتا ہے کہ اسقدر تصرف کرنے اور آیات کو غلط و محرف لکھنے کی ان کو کیسے جرأت ہوتی ہے۔ اگر قصدًا لکھتے تو کفر اور جرم عظیم ہے۔ اور اگر سہوًا و نسیانًا ہے تو کسی ماہر قرآن عالم سے قرآن سیکھنا چاہیئے اس کے بعد تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھنا چاہیئے۔ ناظرین ان کے شر و فتنہ سے آگاہ ہو کر اجتناب کریں فقط۔ وما علینا الا البلاغ۔

پنجابی مسلمان

مذہب میں بہت تازہ پسند اسکی طبیعت
کرلے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد

تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

(ضرب کلیم)